

اسلام میں ذکوٰۃ کی اہمیت

أَنْعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

X★X★X

اسلام کے ۵ بنیادی رکن ہیں۔ اسلام میں داخل ہونے کے لئے پانچوں کو اپنا لازمی ہے۔ ان میں سے کسی ایک رکن کا بھی زبان یا عمل سے انکار کرنا گناہ نہیں بلکہ کفر ہے۔ ذکوٰۃ اسلام کا تیرا رکن ہے۔ یعنی اسلام میں داخل ہونے کے لئے تیری شرط ہے۔ فرض ہونے پر جو اس شرط کو پورا نہ کرے، وہ اسلام سے خارج ہے۔ ذکوٰۃ کا الغوی مفہوم پاکیزگی اور اضافہ ہے۔ قرآن میں ذکوٰۃ کا ذکر 82 سے زائد مقامات پر ہے۔ مال اللہ کی آزمائش ہے اور فطری طور پر انسان مال جمع کرنے کا حریص ہے۔ مال جمع کرنا اسلام میں منع نہیں لیکن جو فرض ہونے کے بعد ذکوٰۃ ادا کئے بغیر مال جمع کرتا ہے، وہ خود کو عذاب کا مستحق بنالیتا ہے۔ ذکوٰۃ اسلام میں داخل یا خارج ہونے کا دروازہ ہے لیکن ہم میں سے اکثر ذکوٰۃ سے متعلق صحیح معلومات نہیں، لوگ ذکوٰۃ کو Optional سمجھتے ہیں یا اس سے بچنے کے لئے جیلے اپناتے ہیں۔ ذکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا کیا انجام ہے؟ ذکوٰۃ کے فضائل اور شرائط کیا ہیں؟ کس چیز پر کتنی ذکوٰۃ ودی جائے؟ ۲۴ یعنی علم حاصل کرتے ہیں۔

﴿اللّٰهُ نَّهٰىٰكُمْ هَٰنُّتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعُونَ لِتُنْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فِيمُنْكُمْ مَنْ يَخْلُلُ

وَمَنْ يَخْلُلُ فَإِنَّمَا يَخْلُلُ عَنْ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ﴾⁽³⁸⁾

”توجہ کرو تم لوگ! تم وہ لوگ ہو کہ بلاۓ جاتے ہو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے۔ سوتم میں سے کوئی بخل کرتا ہے اور جو کوئی بخل کرتا ہے سو وہ یقیناً اپنے آپ سے ہی بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو“ [محمد:⁴⁷]

﴿اللّٰهُ نَّهٰىٰكُمْ وَلَا يَخْسِبُنَّ الَّذِينَ يَخْلُلُونَ بِمَا أَتَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ

بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ مَيْطَوْقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَه﴾⁽¹⁸⁰⁾

”اور نہ خیال کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس میں جو انہیں دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے کہ یہ (سچی) ان کے لئے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لئے بدترین ہے۔ قیامت کے دن طوق بنا کر ڈالا جائے گا ان کے گلوں میں وہ مال جس میں بخل کیا تھا“ [آل عمران:³]

﴿اللّٰهُ نَّهٰىٰكُمْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

فَبَشِّرُهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾⁽³⁴⁾ **يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ**

وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لَا نَفِسٌ كُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ﴾⁽³⁵⁾

”اور جو لوگ گاڑھ کر (چھپا کر ورسنگال کر) رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں سو ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ۔ جس دن آگ دہکائیں گے اس مال پر دوزخ کی پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور پیٹھیں۔ یہ ہے جو تم نے گاڑھ کر رکھا تھا اپنے لئے، اب مزہ چکھو اپنے گاڑھنے کا“ [التوبہ:⁹]

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا انجر

﴿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو اللہ نے مال عطا کیا (مجہن) اُس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اُس کا مال زبردیے گئے ساتھ کی شکل اختیار کر لے گا، جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ اُس کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا۔ وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے

حلاوت فرمائی ﴿ وَ لَا يَخْبِئُنَ الَّذِينَ يَيْخَلُونَ بِمَا آتَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌ لَّهُمْ مَيْطَكُوْفُونَ مَا بَيْخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ﴾ (۱۸۰)﴾ "اور نہ خیال کریں وہ لوگ جو خل کرتے ہیں اُس میں جو انہیں دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے کہ یہ (مجہن) اُن کے لئے بہتر ہے بلکہ یہ اُن کے لئے بدتریں ہے۔

قیامت کے دن طوق بنا کر ڈالا جائے گا اُن کے گلوں میں وہ مال جس میں بخل کیا تھا" (سورة العران) [رواهہ امام بخاری]

﴿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے پاس سونا چاندی ہے اور وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، تو قیامت کے دن اُس کے لئے سونے چاندی کے پتے آگ سے بٹائے جائیں گے، وزنخ کی آگ میں اُن کو گرم کیا جائے گا۔ پھر ان سے اُس کے پہلوؤں، اُس کی پیشانی اور اُس کی کمر کو داغا جائے گا۔ اُس دن میں جو پچاس ہزار سال کے مرد ہے، جب بھی ان پتزوں کو (وزنخ کی جانب) پھیرا جائے گا، (وابد) اُس کی طرف لوٹایا جائے گا، یہاں تک کہ بندوں میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔ تو وہ اپنی راہ دیکھ لے گا کہ وہ جنت میں ہے یا دوزخ میں" [رواهہ امام مسلم]

﴿ ابوذرؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کی ملکیت میں اوفت، گائے یا بکریاں ہیں اور وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اُن کو لایا جائے گا۔ وہ پہلے سے زیادہ فربہ ہوں گے۔ وہ اپنے گھروں کے ساتھ اُسے روندیں گے اور اپنے سینگوں کے ساتھ اُسے ماریں گے۔ جب اُن کا آخری دستہ گزر جائے گا تو پہلے دستے کو پھر لوٹایا جائے گا۔ لوگوں میں فیصلہ ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہے گا" [رواهہ امام بخاری و امام مسلم]

﴿ بریدہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو اللہ قحط سالی میں جتنا کر دیتے ہیں" [رواهہ امام طبرانی]

﴿ احف بن قیسؓ سے روایت ہے کہ میں قریش کے چند لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابوذرؓ تشریف لائے اور فرمائے لگے: "خزانہ جمع کرنے والوں کو خوبخبری سننا دو! ایسے دافنوں کی جو اُن کی پیٹھ پر لگائے جائیں گے اور اُن کے پہلوؤں سے آرپا رہ جائیں گے" پھر ابوذرؓ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ میں نے (لوگوں سے) پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوذرؓ ہیں۔ چنانچہ میں اُن کی طرف گیا اور عرض کی "یہ کیا تھا جو ابھی ابھی میں نے آپ سے سننا، جو آپ نے فرمایا؟" ابوذرؓ نے فرمایا: "میں نے وہی کہا ہے جو میں نے ان (لوگوں) کے نبی ﷺ سے سننا" [رواهہ امام مسلم]

﴿ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا قیامت کے دن آگ میں ہوگا" [رواهہ امام طبرانی]

﴿ علیؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سو دکھانے، سو دکھلانے، سو دکھنے اور کتابت کرنے والوں پر لعنت ہے۔ نیز بالگوند ہنے اور گوند ہونے والی پر زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں پر، حالانکہ اور نکلوانے والوں پر لعنت ہے" [رواهہ امام اصحابہ الرحمٰن]

﴿اللَّهُ نَهَا فِرْمَاداً إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلَاةَ وَأَتَوْا الزَّكُوٰةَ لَهُمْ أَجْرٌ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْرَجُونَ﴾ [البر: 27]

”یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے اور جنہوں نے نماز قائم کی اور جو زکوٰۃ ادا کرتے رہے ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر (مرغخ اور قیامت میں) نہ تو خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے“

﴿اللَّهُ نَهَا فِرْمَاداً إِنَّمَا أَتَيْتُمْ مِّنْ زَكُوٰةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضِعِفُونَ﴾ [۳۹]

”او تم جو کچھ زکوٰۃ میں سے ادا کرو گے، اللہ کی رضامندی چاہتے ہوئے تو ایسے ہی لوگ (دل میں) اضافہ کرنے والے ہیں“ [الروم: ۳۰]

﴿اللَّهُ نَهَا فِرْمَاداً إِنَّمَا أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَأَتَوْا الزَّكُوٰةَ وَأَطْبَعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرَحَّمُونَ﴾ [۵۶]

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور رسول (محمد ﷺ) کی اطاعت کرتے رہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے“ [آل عمرہ: ۲۴]

﴿اللَّهُ نَهَا فِرْمَاداً إِنَّمَا أَصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءَ وَرَحْمَتِي وَسَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَقْوُنَ وَيُؤْتُونَ الزَّكُوٰةَ﴾ [۱۵۶] ”اللہ نے فرمایا میرا عذاب، میں اس میں بتلا کرتا ہوں جسے چاہوں اور میری رحمت ہر چیز کا حاطہ کیے ہوئے ہے۔ سو میں اسے عنقریب لکھ دوں گا ان کے لئے جو پرہیز گاری کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں“ [ہراف: ۷]

﴿اللَّهُ نَهَا فِرْمَاداً إِنَّمَا أَتَبُوا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَأَتَوْا الزَّكُوٰةَ فَأَخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾ [۱۱]

”سو اگر وہ (کافر) توبہ کر لیں اور نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں“ [التوبہ: ۹]

[☆] : نماز اور زکوٰۃ کی بلا شرعی عذر ادا نیگی چھوڑنا کفر ہے۔ مومن اور اسلامی بھائی یا بھن کھلانے جانے کے لئے نماز اور زکوٰۃ شرط ہے]

﴿ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی (صحابی) نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیے جسے کرنے

سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کوششی کرو فرض نماز

قائم کرو فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو“ اُس نے کہا: اُس ذات (یعنی اللہ) کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے

میں اس میں کچھ اضافہ نہ کروں گا (یعنی حکم دیے گئے تمام اعمال پر ڈا رہوں گا)۔ جب وہ (رخصت ہونے کے لئے) واپس پلٹے تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو پسند کرتا ہو کہ اہل جنت والوں میں سے کوئی آدمی دیکھ لے تو وہ اس کی طرف دیکھ لے“ [رواہ امام بخاری]

﴿ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الْذَهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع

کرتے ہیں [تو اس آیت کا نازل ہونا مسلمانوں پر شاق گزرا عربؓ نے کہا میں تمہاری پریشانی دور کرتا ہوں۔ جتناچھے وہ (رسولؓ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے صحابہ کرامؓ کے لئے (اس آیت پر عمل کیا ہے پر اس پر) گراں ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ نے زکوٰۃ ادا کرنے کو اس لئے فرض قرار دیا ہے تاکہ تمہارے باقی ماندہ مال کو پاکیزہ کرے اور وراثت کو اس لئے فرض کیا ہے کہ۔

آپؓ نے اس کے بعد ایک جملہ فرمایا (جو مجھے یاد نہیں) ”تاکہ مال تمہارے چیچھے آنے والوں کے لئے حلال ہو۔“ [رواہ امام ابو داؤد]

﴿ اللہ نے فرمایا ۝ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطْهِرُهُمْ وَ تُرْكِيْهُمْ بِهَا ﴾⁽¹⁰³⁾

”(اے نبی ﷺ) ان کے مالوں میں سے صدقہ وصول کیجئے (اور) ان (کے مال) کو پاک کر دیجئے اور با برکت کر دیجئے اس کے ساتھ“ [العمران: ٩]

[☆]: صدقہ کرنا ایک انفرادی نفلی عبادت ہے۔ لیکن اس آیت میں مسلمانوں سے جو صدقہ وصول کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے اس سے فرض زکوٰۃ مراد ہے۔ اس آیت مبارکہ سے تین چیزیں واضح ہوتی ہیں: (۱)- اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مسلمانوں سے زکوٰۃ لینے کا حکم دیا۔ لہذا قرآن کی یہ آیت زکوٰۃ کی فرضیت کی دلیل ہے۔ (۲)- زکوٰۃ مال کو پاک کر دیتی ہے۔ (۳)- زکوٰۃ مال میں برکت ڈالتی ہے]

﴿ اُنْ عَمَرٌ رَوَاهِیْتَ كَرْتَ إِنْ كَمْ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ نَعِیْشَ نَعِیْشَ فَرِمَّلَ يَهُوَ الْإِسْلَامَ عَلَى حُمُسٍ " اِسْلَامٌ كَيْ بَنِيَادٍ پَائِچَجِيْزِوْنَ پَرْ ہے :

(۱)- اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں،

(۲)- نماز قائم کرنا (۳)- زکوٰۃ ادا کرنا (۴)- حج کرنا (۵)- رمضان کے روزے رکھنا ” [رواہ امام بخاری و الامام مسلم]

[☆]: اسلام=اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا+محمد ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانا+روزانہ نمازیں پڑھنا+زکوٰۃ+حج+رمضان کے روزے]

﴿ اُنْ عَبَاسٌ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے معاذؑ کو یمن کی جانب بھیجا اور انہیں حکم دیا ” آپ ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب ہیں، اس نے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معیوب نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ اس بات کی اطاعت کریں تو انہیں آگاہ کرنا کہ اللہ نے دن رات میں ان پر پائچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بات کی اطاعت کریں تو انہیں آگاہ کرنا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے وصول کی جائے گی اور ان کے نفراء میں تقسیم کی جائے گی ” [رواہ امام بخاری و الامام مسلم]

﴿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب نبیؐ وفات پا گئے اور ابو بکر صدیقؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے۔ عمرؓ نے ابو بکر صدیقؓ سے کہا: آپ ان لوگوں (یعنی مکریٰ زکوٰۃ) سے کیسے لڑیں گے حالانکہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” مجھے لوگوں سے اس وقت سک لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں۔ جب یہ کہنے لگیں تو انہوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں مجھ سے چالیں، مگر حق

(اسلامی قانون مثلاً قتل کے بد لے قصاص، زرا، جہاد) کی وجہ سے (جان اور مال محفوظ انہیں) اور اس (کے پوشیدہ کاموں) کا حساب اللہ پر ہے، ” ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: ” اللہ کی قسم میں تو اس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا، کیونکہ زکوٰۃ کا مال حق (یعنی فرش) ہے۔ اللہ کی قسم! اگر لوگ مجھے کبری کا ایک بچھی بھی (ابتو زکوٰۃ دیتے سے) روک لیں گے جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے، تو میں اس سے ضرور لڑوں گا“

عمرؓ نے فرمایا: ” اللہ کی قسم! اللہ نے ابو بکرؓ کے سینے کو کھول دیا اور میں جان گیا کہ حق یہی ہے“ [رواہ امام بخاری و الامام مسلم]

[☆]: چنانچہ واضح ہوا کہ بغیر شرعی عذر کے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے اسلام سے خارج ہیں اور ان کے کفر میں ابو بکرؓ اور عمرؓ کو کوئی شک نہیں]

﴿ جریر بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ ” میں نے محمد رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی ” [رواہ امام بخاری] [☆]: اس سے واضح ہوا کہ نماز کے بعد زکوٰۃ اسلام میں داخل ہونے کی بنیادی شرط ہے]

زکوٰۃ کی چند شرائط

ہر ایسے آزاد مسلمان کے مال پر زکوٰۃ فرض ہے جس کا مال نصاب کوئی نہیں چکا ہو۔ زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے عاقل اور بالغ ہونے کی قید نہیں۔ ایک دن کا بچہ ہی کیوں نہ ہو یا چاہے دیوانہ ہو اور وراثت میں ملی ہوئی اس کی ذاتی جائیداد ہو، نصاب پر تکمیل پر اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

﴿ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ”بھوگ مال حاصل ہونے کے بعد اپنے مالک کے پاس سال تک پڑا رہے، اس پر زکوٰۃ فرض ہے“ [رواہ امام ترمذی۔ فی صحیح سنن ترمذی] ☆ : زکوٰۃ صرف اس ہی مال پر فرض ہوتی ہے جس پر ایک قمری سال گزر چکا ہو۔

﴿ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے مال میں اضافہ ہو تو اضافے پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر ایک سال نہ گزر جائے“ [رواہ امام ترمذی] ☆ : جس مال پر ایک قمری سال نہ گزر رہا ہو، اس پر سال پورا ہونے پر زکوٰۃ فرض ہو گی۔

﴿ علیؓ سے روایت ہے کہ عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے ادا کی جا سکتی ہے؟ تو محمد رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس کی اجازت عطا فرمائی۔ [رواہ امام ترمذی، ابو داؤد، درمی وابن ماجہ]

﴿ اسامہ بن عميرؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ خوب کے بغیر نماز اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا“ [رواہ امامنسائی فی صحیح سنننسائی] ☆ : صرف حلال کمائی سے دی گئی زکوٰۃ اللہ کے ہاں قابل قبول ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سود کے مال یا حرام مال سے زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ یقیناً زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے لیکن اس سے مراد نہیں کہ یہ حرام کمائی کو حلال بنا دیتی ہے۔ بلکہ حلال کمائی کے Working Hours کے دوران ہم سے جو کوتا ہیاں ہوئیں مال اس سے پاک ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے بظاہر مال میں جو کمی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے اخراجات یا آمدن میں برکت ڈال کر مال کو بڑھادیتے ہیں۔

کس چیز پر کتنی زکوٰۃ فرض ہے؟

سو نا، چاندی یا رقم میں سے جو بھی نصاب کوئی نہیں چکا ہو، اس پر 2.5% زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی۔ اگر سو نا، چاندی اور رقم تینوں نصاب کو کہنچیں تو ان سب کی قیمت جمع کر کے ان پر 2.5% زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی۔ بارانی زمین پر عشر اور غیر بارانی پر نصف عشر زکوٰۃ ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

چاندی کا نصاب :

سائز ہے باون (52) تو لے (612 گرام) یا اس سے زیادہ چاندی پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔

﴿ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ وقت کھجروں سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوپرے چاندی سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں“ [رواہ امام بخاری و الامام مسلم] ☆ : پانچ وقت تقریباً ۲۰ میں یا ۲۵ کلوگرام بنتا ہے۔ پانچ اوپرے کا وزن موجودہ حساب سے سائز ہے باون (52) تو لے ہے۔

﴿ علیؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر چالیس درہم سے ایک درہم ادا کرو اور جب تک دوسو درہم پورے نہ ہوں تب تک کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) واجب نہیں۔ جب دوسو درہم پورے ہو جائیں تو ان سے پانچ درہم ادا کرو (2.5% = 200/100 x 5) اور جو دوسو درہم سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ واجب ہو گی“ [رواہ امام ابو داؤد] ☆ : درہم چاندی کا بنا ہوا تھا۔ لہذا جس کے پاس ۱/۲ ۵۲ تو لے یا اس سے زیادہ چاندی ہے وہ اس کا 2.5% زکوٰۃ دے گا۔ زکوٰۃ چاندی یا اس کی قیمت دونوں میں ادا کرنا جائز ہے۔

سونے کا نصاب :

سائز ہے سات (7 1/2) تو لے (87 گرام) یا اس سے زیادہ سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔

﴿ ابن عمرؓ اور اُم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہر نیس دینار یا اس سے زیادہ پر نصف دینار (یعنی چالیسو ان حصے) زکوٰۃ لیتے تھے اور ہر چالیس دینار سے ایک دینار $(1 \times 100/40 = 2.5\%)$ [رواہ امام ابن ماجہ]﴾

☆: دینار سونے کا تھا۔ نیس دینار کا وزن سائز ہے سات تو لے بنتا ہے۔ لہذا جس کے پاس سائز ہے سات تو لے یا اس سے زیادہ سونا ہے وہ اس کا 2.5% زکوٰۃ دے گا۔ زکوٰۃ سونا یا سونے کی قیمت دونوں طرح ادا کی جاسکتی ہے۔ زکوٰۃ سونے کے موجودہ ریٹ کے مطابق ہو۔

نقد پیسیوں کا نصاب :

ہر نوٹ جاری کرنے سے پہلے Reserve State Bank اس کے برابر مقدار میں سونا یا چاندی رکھتا ہے۔ مثلاً ۱۰۰ کا نوٹ عوام میں جاری کرنے سے پہلے ۱۰۰ اروپے کی Reserve Value جتنا سونا رکھا جاتا ہے۔ اس لئے نفترم کا نصاب 87 گرام سونے یا 612 گرام چاندی، دونوں میں سے جس کی قیمت کم ہو گی، اس کے برابر ہو گا۔ جب اتنی رقم پر سال گز رگیا ہو، اس پر 2.5% زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

زیر استعمال زیورات :

﴿ عبد اللہ بن مسعودؓ کی زوجہ محترمہ زینبؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی: "اے عورتو! تم صدقہ کیا کرو، اگرچہ اپنے زیور میں سے ہو کیونکہ قیامت کے دن دوزخیوں میں تمہاری کثرت ہو گی" [رواہ امام ترمذی]﴾

﴿ عمر بن شعیب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے وادا (صحابی رسولؐ) سے روایت کیا کہ دو عورتیں محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیں۔ ان کے دونوں ہاتھوں میں سونے کے لفگن تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا آپ ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہیں؟" انہوں نے جواب دیا، نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا آپ پسند کرتی ہیں کہ اللہ آپ کو آگ کے لفگن پہنائے؟" انہوں نے جواب دیا، نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان کی زکوٰۃ ادا کرو" [رواہ امام ترمذی]﴾

﴿ اُم سلمہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں سونے کی پازیب پہنچتی تھی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا یہ کنز (اللہ کا پسند جن کیا گیا مال) ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو سونا نصاب کو کچھ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو وہ کمزور ہیں" [رواہ ابو داؤد، مالکؓ]﴾

☆: اُو پر بیان کی گئی صحیح احادیث زیر استعمال زیورات پر زکوٰۃ واجب ہونے کی دلیل ہیں۔ مؤمن عورتوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے।

زمین کی پیداوار کا نصاب :

﴿ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس (زمین) کو بارش (برف، اولوں، بہنم) اور چشمیں نے سیراب کیا، یا وہ زمین کی نبی سے سیراب ہوتی ہے، تو اس (کی پیداوار) سے دواں حصہ (زکوٰۃ فرض ہے) اور جس زمین کو پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے، اس کی پیداوار میں میواں حصہ (زکوٰۃ فرض ہے)" [رواہ امام بخاری]﴾

﴿ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تک غلہ اور کھجور کی مقدار پانچ و سو سک نہ ہو جائے، اس پر زکوٰۃ نہیں" [رواہ امام تسانیؓ فی صحيح سنن تسانیؓ] [☆: پانچ و سو تقریباً ۲۵ میٹر کا مکار ہے۔]

تجارت کے مال کا نصاب :

﴿ سرہ بن جنبد ﴿ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے : " اس مال سے زکوٰۃ ادا کرو جس کو تم نے تجارت کے لئے جمع کر رکھا ہے ” [رواهہ امام ابو داؤد] [Stock in hand]

﴿ ابو عمرو بن حناس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں : " میں چجز اور تیر کے ترکش فروخت کیا کرتا تھا۔ عمرؓ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا : " اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو ” میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین یہ تو صرف چجز ہے۔ عمرؓ نے فرمایا : " اس کی قیمت لگاوا اور اس کی زکوٰۃ ادا کرو ” [رواهہ امام احمد، التدقیق و البیهقی] [☆] : تجارت کے مال کا نصاب اور زکوٰۃ کی شرح نظر قلم کے نصاب اور زکوٰۃ کی شرح ہی کے برابر ہے۔ یعنی 87 گرام سونے یا 612 گرام چاندی، دونوں میں سے جس کی قیمت کم ہوگی، تجارت کے مال کا نصاب یہی ہو گا۔ قمری سال پورا ہونے پر منافع سمیت سارے مالی تجارت کی قیمت لگا کر اس پر 2.5% زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔]

کسی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں؟

ذکوٰۃ کسے نہیں دی جاسکتی؟

زکوٰۃ کسے ادا کی جائی؟

﴿ اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفَقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعِمَلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤْلَفَةِ فُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالغَرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيْضَةٌ مِّنَ اللَّهِ ﴾⁽⁶⁰⁾

" یقیناً زکوٰۃ ہے فقراء کے لئے اور مساکین کے لئے اور زکوٰۃ کے کام پر مقرر لوگوں کے لئے اور جن کی دل جوئی کرنا منظور ہے اور گردنوں کے چھڑانے کے لئے اور جوتا و ان بھریں اور اللہ کے رستہ میں اور راہ کے مسافر کے لئے۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر ہے " [ابو جہاں] [☆] : اس آیت میں اللہ نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف مقرر فرمائے ہیں : (۱)۔ فقراء : جن کے پاس کچھ نہ ہو۔ (۲)۔ مساکین : جن کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے مال نہ ہو۔ (۳)۔ عاملین : جو اسلامی حکومت کی طرف سے زکوٰۃ کے کاموں پر مامور ہوں۔ (۴)۔ مکوافۃ القلوب : جن کے اسلام لانے کی امید ہو، ان کی مالی تنگی دور کرنے کے لئے۔ (۵)۔ رقبا : غلاموں کو آزاد کروانے کیلئے۔ (۶)۔ غاریین : ایسے لوگ جن کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا جس سے وہ مقروض ہو گئے۔ (۷)۔ سبیل اللہ : جہاد کے کاموں میں۔ (۸)۔ وابن اسبیل : ایسا مسافر جو حالت سفر میں ضرورت مند ہو، بے شک اپنے علاقے میں دولت مند ہی ہو۔]

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ بَوْمٌ لَا يَنْعِمُ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ﴾⁽²⁵⁴⁾ ” اے ایمان والوا! خرج کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تجارت ہے اور نہ دوستی اور نہ سفارش ” [ابقرۃ] [☆]

وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ